شاہ جیؒ کا بہاولپور گھلواں میں پہلی بار وُرود

شاہ جیؒ جب اول بار بہاول پور گھلواں (تحصیل احمد پور شرقیہ) میں تشریف فرما ہوئے تو جلسہ کا انتظام ایک میدان میں کیا گیا جہاں ایک پرانے پیپل کے درخت کا وسیع و عریض سایہ جلسہ گاہ کے لئے موزوں تھا۔

شاہ جیؒ نے وہاں تشریف رکھنے کے بعد، تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا "مجھے اس جگہ ریچھوں اور کتوں کی بدبو آ رہی ہے۔ اس لئے اس جگہ وعظ نہ کروں گا" منتظمین اور دیگر معتبرین علاقہ نے بتایا کہ اس بات سے ہمیں انکار نہیں کہ یہاں ریچھ اور کتے لڑائے جاتے ہیں۔ لیکن ہماری مجبوری ہے کہ اس جگہ کوئی اور موزوں میدان میسر نہیں۔ جہاں سایہ کا انتظام ہو۔ اور جلسہ کے لئے کافی گنجائش ہو۔ جو شخص ریچھ کتوں کی لڑائی کا دھندا کرتا تھا وہ خود مجمع سے نکل کر شاہ جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ کر کے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ اس مذموم فعل کا اعادہ نہ ہوگا۔ پھر بھی شاہ جیؒ نے خوشی سے نہیں بلکہ طوعاً و کرہاً تقریر کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اور تقریر تین چار گھنٹوں تک جاری رہی۔ جب تقریر کا اختتام ہوا۔ اور شاہ جیؒ قیام گاہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو فرمایا۔

"یہ پیپل کا درخت ان شاء اللہ تعالیٰ کل یہاں نہ ہوگا"

شاہ جیؒ کی اس بات کو لوگوں نے استعجاب سے سنا۔ لیکن دوسرے روز صبح ہی صبح دریا میں سیلاب آیا جس کا پانی اس بستی میں بھی پہنچا اور پیپل کے درخت کی یہ کیفیت ہوئی کہ وہ جڑوں سمیت نکل کر باہر آ پڑا اور اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ ؎

مومن ہر چہ گوید دیدہ گوید

اس واقعہ کو سن کر ملک حاجی پیر بخش خان گھلو (ذیلدار) شاہ جیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی گذشتہ عملی کوتاہیوں پر نادم ہوئے اور شاہ جیؒ کے ہاتھ پر بیعت کر کے تائب ہوئے۔ پھر ان کا عمر بھر کا تعلق شاہ جیؒ سے ایسا استوار ہوا کہ موصوف کا پورا خاندان نہ صرف شاہ جی سے جڑ گیا۔ بلکہ اس علاقہ کے ولی اللہ حافظ کریم بخشؒ کی بدولت شاہ جیؒ کی ڈائری میں جلسہ سیرت النبی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہاول پور گھلواں کے لئے مخصوص ہو گیا۔